ناپ تول میں بددیانتی کی مذمت؟

مولانا محمد فنشاء کاشف صاحب فیصل آباد

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ویل للمطففین ○ الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ○ واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون○ الا یظن اولئک انہم مبعوثون○ لیوم عظیم○ یوم یقوم الناس لرب العلمین○ (پارہ ۳۰ سورۃ مطففین)

ترجمہ= ان لوگوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں کہ جب لوگوں سے ناپ کرلیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کرتول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا یقین نہیں اس بڑے بھاری دن جس دن سب لوگ اللہ تعالیٰ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

شان نزول:۔ نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت اہل مدینہ ناپ تول کے اعتبار سے بہت برے تھے یہ آیت اتری پھر انہوں نے ناپ تول بہت درست کرلی۔

تشریح:۔ ویل دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے "ویل للمطففین" تطفیف کہتے ہیں ماپ تول میں کمی کرنے کو۔ اصل میں طفیف کہتے ہیں تھوڑی چیز کو چونکہ ماپ تول میں سرقہ کرنے والا بھی تھوڑی سی چیز چراتا اور کم کرتا ہے اس سے اسے مطفف کہتے ہیں حضرت مولانا ابوالاعلیٰ" مودودی تفہیم القرآن جلد۶ ص ۲۸۹ پر لکھتے

ہیں مطففین ` حقیر سی چیز کے لئے بولتے ہیں اور تطفیف کا لفظ اصطلاحاً ناپ تول میں چوری چھپے کمی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ کام کرنے والا ناپ تول کر چیز دیتے ہوئے کوئی بڑی مقدار نہیں اڑاتا بلکہ ہاتھ کی صفائی دکھا کر ہر خریدار کے حصے میں سے تھوڑا تھوڑا اڑاتا رہتا ہے اور خریدار بیچارے کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ (تاجر یا دوکاندار یا ڈپو ہولڈر) نے اسے کیا اور کتنا کم دیا ہے؟ تطفیف سے مراد ناپ تول کی کمی ہے خواہ اس صورت میں کہ اوروں سے لیتے وقت زیادہ لے لیا یا دیتے وقت کم دیا یہ بدعادت قوم شعیبؑ میں تھی جس کی وجہ سے وہ غارت اور برباد کر دی گئی یہ لفظ تطفیف وسیع المعنی ہے چنانچہ مفسرین نے بھی اور کئی معنی کئے ہیں پیائش اور تول کی خیانت کو بھی شامل کیا ہے اور اس کے سوا ہر قسم کی خیانت اور کمینگی کو بھی جیسا کہ اپنے عیوب کو چھپانے اور لوگوں کے وہی عیوب ظاہر کرنا' لوگوں سے انصاف طلب کرنا اور آپ انصاف نہ کرنا لوگوں کی عیب جوئی کرنا اور اپنے عیوب کی پرواہ نہ کرنا' نوکروں تابعداروں سے کام خدمت ٹھونک بجا کر لینا اور تنخواہ واجرت دینے میں کمی کرنا' اپنے لئے جو پسند کرنا وہ دوسروں کے لئے نہ کرنا' رزق وعزت وعافیت تو خدا سے مانگنا اور اسکی حکم برداری سے دل چرانا' لوگوں سے اللہ کے لئے سوال کرنا اور آپ راہ پروردگار کچھ نہ دینا۔ اوروں کو نصیحت کرنا اور آپ خود مبتلا ہونا وغیرہ یہ سب کام خرابی کے ہیں۔ (تفسیر حقانی وفتح وابن کثیر) ابن ابی حاتم میں ہے حضرت بلال بن طلقؒ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے کہا کہ مکے مدینے والے لوگ بہت ہی عمدہ ناپ تول رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہ رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "ویل للمطففین" الخ ہے ایک روایت مرفوع میں ہے کہ جس قوم نے عہد کو توڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر دشمن مسلط کر دیا اور جس نے ناپ تول میں کمی کی اس پر زمین کی پیداوار کم ہو گئی اور قحط سالی میں پکڑے گئے۔

غور کیجئے۔ یہ حال ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان ماننے والوں کا اور ہمارا کیا حال ہے اللہ تعالیٰ نے اسی لئے انہیں دھمکایا کہ یہ نقصان اٹھانے والے اور ہلاک ہونے والے ہیں کہ جب اپنا حق لیں تو پورا لیں بلکہ زیادہ سے زیادہ لے لیں اور دوسروں کو دینے

بیٹھیں تو کم دیں

......ارشاد خداوندی ہے "والسماء رفعها ووضع الميزان الا تطغوا في الميزان۔ واقيموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان" (المیزان۔ سورۃ رحمان) یعنی رحمٰن وہ ہے جس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان قائم کی کہ تم میزان میں کمی نہ کرو اور میزان کو انصاف کے ساتھ قائم رکھو اور میزان میں کمی نہ کرو ایک اور مقام پر قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ "لقد ارسلنا رسلنا بالبينت وانزلنا معهم الكتب والميزان ليقوم الناس بالقسط" یعنی بلاشبہ ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

اہل مدین حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم شرک باللہ کے ساتھ ساتھ ناپ تول میں کمی کے مرض میں مبتلا تھی حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی تبلیغ کے دوران باربار انکی اس اخلاقی برائی کی طرف توجہ دلائی اور انہیں اس سے باز رہنے کے لئے کہا چنانچہ سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا۔

"والى مدين اخاهم شعيبا قال يقوم اعبدوا الله مالكم من اله غيره قدجاء تكم بينة من ربكم فاوفوا الكيل والميزان ولا تبخسوا الناس اشياء هم ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها ذلكم خيرلكم ان كنتم مومنين" (سورۃ اعراف آیت ۸۵)

اور طرف اہل مدین کے ہم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی ہے پس تم ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح ہوجانے کے بعد فساد برپا نہ کرو' یہاں اشارہ بھی دیا گیا ہے کہ ناپ تول میں کمی دراصل زمین میں اس کی اصلاح

ہو جانے کے بعد فساد برپا کرنے کے مترادف ہے کیونکہ ناپ تول میں کمی لین دین کے پورے نظام کو درہم برہم کرنے کا سبب بنتی ہے اور اس سے معاشی بے چینی جنم لیتی ہے پھر جس قوم کی معیشت مستحکم نہ ہو وہاں سیاسی ابتری اور اخلاقی دیوالیہ پن کا ہونا بھی ناگزیر ہے اور جب یہ ساری خرابیاں جب کسی زمین میں زور پکڑنے لگیں تو وہاں اصلاح کی بجائے فساد ہی برپا ہوگا۔ بناؤ کی بجائے بگاڑ ہی ہوگا۔ کام سدھرنے کے بجائے بگڑنے ہی لگیں گے کہ اور مسائل کی گتھیاں سلجھنے کی بجائے عشق پیچاں کی طرح الجھنے ہی لگیں گے اس لئے قرآن کہتا ہے۔ "واوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذالک خیرو احسن تاویلا" ○ (ترجمہ) اور جب ماپ کرو تو پوری ماپ دو اور جب تول کر دینا چاہو تو ٹھیک ڈنڈی سے تولو یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۵)

حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اس حقیقت کو سمجھانے کی کوشش کی اور باربار اپنی قوم کو اس عادت قبیحہ وفطرت شنیعہ سے باز رہنے کی تلقین کی۔ چنانچہ سورۃ ہود میں ارشاد خداوندی ہے۔ "والی مدین اخاھم شعیبا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ولا تنقصوا المکیال والمیزان انی اراکم بخیروانی واخاف علیکم عذاب یوم محیط۔○ ویقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ بقیت اللہ خیرلکم ان کنتم مومنین ○ وما انا علیکم بحفیظ" (سورۃ ہود ۸۶ / ۸۴)

اور طرف اہل مدین کے ہم نے انکے بھائی حضرت شعیبؑ کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اور ناپ تول میں کمی مت کرو میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور میں تمہارے بارے میں گھیرنے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور اے میری قوم ماپ اور تول انصاف سے پورا کرو

(نہ زیادہ نہ کم دو) اور لوگوں کو (سودا سلف میں) ان کی چیزیں کم نہ دو اور ملک میں فساد مچاتے مت پھرو (ہر ایک کا حق ادا کرو) باقی رکھا ہوا اللہ تعالیٰ کا' وہ تمہارے لئے دغابازی اور حرام کے مال سے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو' اور میں نہیں ہوں تمہارے اوپر نگہبان۔

لفظی تشریح:۔ مفسدین سے مراد ہے ڈاکے' چوری' ڈکیتی' چونگی' زبردستی ٹیکس وغیرہ وغیرہ اہل مدین شرک کے علاوہ ناپ تول میں کمی بیشی کرتے' راستوں میں بیٹھ کر ایمان والوں کو شعیب علیہ السلام کے پاس جانے سے دھمکاتے' ڈراتے' حضرت شعیب نے اپنی قوم کو دعوت توحید کے بعد ناپ تول میں کمی کرنے سے روکا کہ کم نہ تولو کسی کا حق نہ مارو ساتھ ہی خدا کا احسان یاد دلایا اس نے تمہیں خوش حال اور فارغ البال آسودہ حال رکھا ہے پھر ایسی دغابازی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اللہ کی نعمت کو معصیت سے متغیر کرتے ہو اہل مدین پر چیخ کا عذاب ہوا یعنی جبرائیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری کہ زمین دہل گئی اور ان سب منکروں کے جگر پھٹ گئے اور مرگئے اور ایکہ والوں پر سات روز تک سخت گرمی پڑی جب تہہ خانوں تک میں ٹھنڈک دامن نہ ملا تو ایک ابر آیا اس میں سے ٹھنڈی ہوا چلی کہ تمام مرد اور عورت چھوٹے بڑے اس بادل کے نیچے جمع ہوگئے تو دفعتاً اس ابر کو اللہ تعالیٰ نے بھڑکتی ہوئی آگ بنا دیا اس کی شدت سے زمین لرز اٹھی اور وہ سب جل کر سیاہ ہوگئے۔

بحفیظ:۔ سے مراد نگہبان یعنی حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا میں تم کو دیکھتا ہوں میرا کام تو تمہیں سمجھا دینا اور خدا کے عذاب سے ڈرا دینا ہے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔

معلوم ہوا اگر کوئی خلاف شریعت کام کرے اس کو سمجھانا چاہئے اور خدا سے ڈرانا چاہئے کیونکہ "**کنتم خیرامۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر**" کی آیت کے تحت تبلیغ کرنا فرض ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا حضور ﷺ کی امت کی نشانی ہے بلکہ بہتر لوگ وہی ہیں جو یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔ بلکہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے ابن مسعودؓ

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے نہیں بھیجا جس کے مددگار اور دوست اسی قوم میں نہ ہوں ایسے مددگار اور دوست جو اس کے طریقہ کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کو ناخلف کہا جاتا ہے یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جس کو نہیں کرتے وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں ملا تھا اسی طرح حضور نے مومن شخص کے جہاد کی تین قسم کا ذکر کیا ہے۔

مومن کون ہے؟

"فمن جاهدهم بيده فهومومن ومن جاهدهم بلسانه فهو مومن ومن جاهدهم بقلبه فهو مومن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل" (رواہ مسلم)

ترجمہ = پس جو شخص ان لوگوں سے اپنے ہاتھ کے ساتھ جہاد کریں وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد یعنی جو شخص ان کے خلاف اتنا بھی نہ کرسکے۔ اس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مشکوۃ شریف باب الاعتصام)

حدیث سے معلوم ہوا مومن وہ ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اگر کسی مومن شخص کے سامنے برائی ہوتی ہے مومن کو چاہئے کہ وہ برائی سے روکنے کی کوشش کرے اگر کسی کو برائی سے روک نہیں سکتا۔ (اتنی طاقت نہیں) تو کم از کم اسکو دل میں برا جانے اگر دل میں برا نہ جانے گا تو وہ مسلمان مومن نہیں ہے۔ آج کل ہمارے ہاں تاجر اور دوکاندار جن کا کاروبار کپڑے کے ناپنے کے ساتھ اور جن کا تعلق ترازو میں تولنے کے ساتھ ہے ایسے لوگوں کو چاہئے ناپ اور تول میں کمی کرکے اپنی آخرت خراب نہ کریں اور خدا تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن کھڑے ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینے سے ڈریں قیامت کے دن مظلوم کے حقوق دلوائے جائیں گے ظالم لوگوں کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دی جائیں گی اگر نیکیاں نہ ہوگی تو مظلوم کی برائیاں ظالموں پر ڈال کر جہنم

میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور سورۃ الشعراء میں ارشاد ہے "کذبت عاد المرسلین ○ اذقال اخوھم ھود الا تتقون ○ انی لکم رسول امین ○ فاتقوا اللہ واطیعون ○ وما اسئلکم علیہ من اجران اجری الا علی رب العلمین ○"

عاد کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا خدا سے نہیں ڈرتے ہو میں تمہارا سچا امانت دار پیغمبر ہوں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں تم سے اس (نصیحت کرنے) پر کوئی تیگ نہیں مانگتا میرا تیگ تو بس اسی پر ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے۔

اسکے برعکس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ناپ تول کا نظام اس قدر معیاری تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حقوق شرعیہ مثلاً زکوٰۃ وصدقات فطر وغیرہ میں ناپ تول کے پیمانوں کے لئے اہل مکہ واہل مدینہ کے میزان و کمیال کو معیاد ٹھہرایا چنانچہ سنن ابوداوٗد وسنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "المکیال مکیال اھل المدینۃ والمیزان میزان اھل مکۃ" یعنی ماپ تو اہل مدینہ کے ماپ ہیں اور تول تو اہل مکہ کے تول ہیں۔ حضور ﷺ نے اس سلسلے میں ترغیب وترہیب ہر دو پہلو سے اپنے ماننے والوں کو ہدایت فرمائی ترمذی، دارمی، دارقطنی اور ابن ماجہ کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ "التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدقین والشھداء" سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ ترمذی ہی کی ایک روایت میں ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول سے متعلق لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ "انکم قد ولیتم امرین ھلکت فیھما الامم السابقۃ قبلکم" تمہیں ایسے دو کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے جن میں تم سے قبل کی امتیں اپنی بے اعتدالی کے سبب ہلاک ہوگئیں۔ مسند احمد، ابوداوٗد، ترمذی، دارمی، اور ابن ماجہ کی ایک حدیث میں حضرت سوید بن قیس راوی ہیں کہ میں اور میرے

باقی ص ۳۰ پر